تورّق کا مسئلہ

انیسواں فقہی سمینار منعقدہ: ۲۷ تا ۳۰ صفر المظفر ۱۴۳۱ھ مطابق ۱۲ تا ۱۵ فروری ۲۰۱۰ء، جامعہ مظہر سعادت ہانسوٹ، گجرات

بعض دفعہ انسان کو نقد رقم کی ضرورت ہوتی ہے اور اسے کوئی قرض دینے والا نہیں ملتا، لہٰذا وہ شخص کوئی مال ادھار زیادہ قیمت پر خرید کر کسی تیسرے شخص کے ہاتھ نقد کم قیمت پر فروخت کر دیتا ہے تاکہ اسے نقد رقم حاصل ہو جائے، یہ صورت دور قدیم سے رائج ہے، فقہاء حنابلہ کے یہاں اس صورت مسئلہ کے لئے ''تورق'' کا لفظ استعمال کیا گیا ہے، جمہور فقہاء کے نزدیک دو علیحدہ عقد ہونے کی بنا پر یہ صورت جائز ہے۔ دور حاضر میں بعض اسلامی بینک اور مالیاتی ادارے تورّق کے نام سے بعض معاملات کرتے ہیں جن کے بارے میں اختلاف رائے پایا جاتا ہے، اس پس منظر میں سمینار میں غور وخوض اور بحث ومباحثہ کے بعد درج ذیل قرار دادیں طے پائیں:

۱- اگر اسلامی بینک یا کوئی اور مالیاتی ادارہ قرض لینے والے کے ہاتھ سامان زیادہ قیمت میں ادھار فروخت کر کے کم قیمت میں خود ہی یا اس کا کوئی ذیلی ادارہ خریدتا ہے تو یہ ناجائز ہے۔

۲- اگر بینک حقیقت میں خرید وفروخت نہیں کرتا بلکہ یہ صرف کاغذی کارروائی ہوتی ہے تو یہ بھی شرعاً ناجائز ہے۔

۳- اگر اسلامی بینک قرض لینے والے کے ہاتھ اپنا کوئی سامان زائد قیمت میں ادھار فروخت کر کے بے تعلق ہو جائے اور خریدار اس سامان کو قبضہ میں لینے کے بعد اپنے طور پر کسی ایسے شخص کے ہاتھ کم قیمت میں نقد فروخت کر دے جس کا اس بینک سے اس معاملہ میں کوئی تجارتی تعلق نہ ہو تو یہ صورت جائز ودرست ہوگی۔

☆☆☆